پَری کا وَردان

بہت زمانہ گزرا۔ دور جنگل میں ایک لکڑ ہارا اور اس کی بیوی رہا کرتے تھے۔ ان کا ایک چھوٹا سا جھونپڑا تھا۔ لکڑ ہارا بہت محنتی تھا اپنی محنت سے وہ لوگ اپنا گھر چلاتے تھے۔ اُن کے پڑوسی بہت امیر تھے اور عیش کی زندگی گزارتے تھے لیکن لکڑ ہارا اور اُس کی بیوی کو اپنی گزر کرنے کے لیے دن رات کام کرنا پڑتا تھا۔

ایک دن لکڑ ہارا آگ کے سامنے بیٹھا ہوا اپنے ہاتھ سینک رہا تھا۔ اُس کی بیوی موزے بُن رہی تھی۔ دونوں اپنی

قسمت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ لکڑ ہارے کی بیوی امیر بننا چاہتی تھی اُس نے کہا۔ ’’اگر میرے پاس وہ سب کچھ ہوتا جو میں چاہتی ہوں تو سب پڑوسیوں کی طرح اچھی زندگی گزارتی۔‘‘

© NCERT not to be republished

''ہاں یہ تو ہے۔'' اُس کے شوہر نے کہا۔ ''اچھا ہوتا کہ ہم پَریوں کے دیس میں ہوتے۔ ایک پَری ہمیں ملتی ہم اس سے اپنی بہت سی خواہشات کا تذکرہ کرتے اور وہ ہمیں سب کچھ دے دیتی۔''

بیوی بولی ''ہماری ایسی قسمت کہاں کہ ہمیں پَری مِل جائے۔''

لکڑ ہارے کی بیوی کے منھ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ ایک خوب صورت پَری سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔

''تم مجھے یاد کر رہی تھیں۔ میں حاضر ہوں تمھیں کیا چاہیے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تم تین مرتبہ جو خواہش بھی کروگی وہ خواہش پوری کی جائے گی۔'' یہ کہہ کر وہ پَری غائب ہوگئی۔

لکڑ ہارا اور اُس کی بیوی حیران تھے۔ جو بات مذاق میں کہہ رہے تھے وہ سب سچ ہو گیا۔ اب اُن کے سامنے یہ سوال کہ وہ کیا خواہش کریں۔

بیوی بولی۔ ''اگر تم یہ سب مجھ پر چھوڑ دو تو میں سوچ کر بتاؤں کہ کیا مانگا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دولت

not to be republished

سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ یہ دولت انسان کو بڑا بنا دیتی ہے۔ اونچی سوسائٹی میں شامل ہونے کے لیے روپیہ بہت ضروری ہے۔''

''واہ! یہ بھی کوئی بات ہوئی۔تم امیر ہو بھی گئیں تو بیمار ہوسکتی ہو۔نو جوانی میں مرسکتی ہو۔ ڈاکو تمھاری دولت چُرا سکتے ہیں اس لیے عقل مندی اس میں ہے کہ ہم صحت وسلامتی اور لمبی عمر کی خواہش کریں۔''

''اگر ہم غریب ہیں تو لمبی عمر کا کیا ہوگا؟ کیا میں پوچھ سکتی ہوں؟ ہمیشہ مصیبت میں گرفتار رہیں گے۔ پَری نے ہمارے ساتھ زیادتی کی مجھ سے تو وہ ایک درجن خواہش پورا کرنے کا وعدہ کرتی تو کچھ بات بنتی۔ مجھے تو بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے۔''

''ٹھیک ہے ہم کل تک سوچ لیں اور طے کرلیں۔جلد آگ جلاؤ۔''

بیوی نے لکڑیاں لیں اور آگ جلانی شروع کردی۔آگ بہت تیز جل رہی تھی۔ غیر شعوری طور پر اس کی زبان سے نکلا'' کیا اچھّا ہوتا کہ رات کے کھانے میں کباب ہوتے۔''

اس کی زبان سے یہ بات نکلی ہی تھی کہ کباب سامنے آ گئے۔

لکڑ ہارے نے جب یہ دیکھا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔'' چٹوری عورت۔ تمھارے چٹورپن نے یہ دن دکھایا تم نے ایک خواہش کا گلا گھونٹ دیا اب صرف دو باقی ہیں۔ میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ یہ سب کباب تمھارے اوپر پھینک دوں۔'' جیسے ہی اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کباب لکڑ ہارے کی بیوی کے سر پر چپک گئے۔ یہ دیکھ کر دونوں پریشان ہوگئے۔ دونوں ایک دوسرے پر غصّہ کرنے لگے۔

پیاری بیوی میں نے جو کچھ کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں بغیر سوچے سمجھے کہا۔ میں اتنا غصّے میں تھا کہ تم نے ایک خواہش کو ضائع کردیا۔اب کیا کروں۔

میں کچھ نہیں جانتی اپنے آپ کو ختم کرلوں گی اب بھی ایک خواہش باقی ہے یا تو اس خواہش کو مجھے کہنے دو ورنہ میں کھڑکی سے کود کر مر جاؤں گی۔ وہ جیسے ہی کھڑکی کے سامنے دوڑی لکڑ ہارے نے اُسے پکڑ لیا وہ اُس سے بہت محبّت کرتا تھا۔رُک جاؤ رُک جاؤ تم جو چاہو مانگ لو مجھے کوئی مطلب نہیں۔

ٹھیک ہے میں چاہتی ہوں یہ کباب میرے سر سے الگ ہو جائیں۔ کہتے ہی کباب زمین پر گر پڑے۔

پَری نے ہمیں بے وقوف بنایا اور اس نے ٹھیک ہی کیا اگر ہم امیر ہو جاتے تو زیادہ پریشان ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ زندگی میں جو کچھ ہے اس پر قناعت کر لیں۔ اچھّا چلو یہی کھا لو کیونکہ اب ہمارے پاس کچھ کھانے کو نہیں۔ انھوں نے کباب کھا لیے اور سوچا کہ جو کچھ ان کی قسمت میں ہے وہی ان کا اپنا ہے۔

فرانس کی لوک کہانی

سوالات

1. لکڑہارے کی زندگی کیسے گذر رہی تھی؟
2. لکڑہارے کی بیوی نے کیا تمنّا کی؟
3. لکڑہارا اور اُس کی بیوی کیوں حیران ہوئے؟
4. پری نے کیا وردان دیا؟
5. لکڑہارے کی بیوی نے کیا خواہشیں کی؟
6. ان دونوں کی خواہشیں کیسے پوری ہوئیں؟
7. اپنی خواہشوں کا انجام دیکھ کر انھوں نے کیا سبق سیکھا؟

© NCERT not to be republished